



روشنی کی جستجو ہوتی ہے جب ظلمات میں
دیکھ لیتے ہیں کلام اللہ کے آیات میں
زندگانی کیا ہے؟ پیہم جلوہ ہاے ناتمام
جس طرح جگنو چمکتے ہیں اندھیری رات میں
کس کا یارا ہے یہ ارباب تصوف کے سوا
اپنی صورت دیکھ سکتے ہیں خدا کی ذات میں
آسماں سے آپ سیکھے ہیں یا وہ بھی آپ سے
عمر بھر کا روٹھ جانا اک ذرا سی بات میں
جب بھی آیا ہے کہیں دنیا میں کوئی انقلاب
بڑھ گئی ہے اور کچھ تلخی جو تھی اوقات میں
کس نے سوچا تھا یہ آب و خاک کا عالم تمام
پہلے ذروں میں بدل جائے گا، پھر آفات میں!

قصہ ماضی ہوا سب بزم آرائی کا شوق
 ہم بھی کیا کھوئے گئے ہیں نو بہ نو آلات میں
 فیض صاحب، آپ نے چاہا تھا، لیکن کیا کہیں
 خون کے دھبے نہیں دھلتے کسی برسات میں

”آدمی جب بھوکا پیاسا ہو تو قاعدہ ہے کہ اس کا غصہ بڑھ جایا کرتا ہے۔ جہاں کوئی بات ذرا بھی اس کے مزاج کے خلاف ہوئی، فوراً اس کو غصہ آجاتا ہے۔ روزے کے مقاصد میں سے یہ چیز بھی ہے کہ جن کی طبیعتوں میں غصہ زیادہ ہو، وہ روزے کے ذریعہ سے اپنی طبیعتوں کی اصلاح کریں، لیکن یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب آدمی روزے کو اپنی طبیعت کی اس خرابی کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ اگر وہ اس کو اپنی طبیعت کی اصلاح کا ذریعہ نہ بنائے تو اس بات کا بڑا اندیشہ ہے کہ روزہ اس پہلو سے اس کے لیے مفید ہونے کے بجائے الٹا مضر ہو جائے، یعنی اس کی طبیعت کا اشتعال کچھ اور زیادہ ترقی کر جائے۔ جو شخص اس کو اپنی اصلاح کا ذریعہ بنانا چاہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ جب اس کی طبیعت میں اشتعال پیدا ہو یا کوئی دوسرا اس کے اندر اس اشتعال کو پیدا کرنے کی کوشش کرے تو وہ فوراً اس بات کو یاد کرے کہ اَنَا صَائِمٌ (میں روزے سے ہوں)، اور یہ چیز روزے کے مقصد کے بالکل منافی ہے۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے آدمی کو غصے پر قابو پانے کی تربیت ملتی ہے اور آہستہ آہستہ یہ تربیت اس کے مزاج کو بالکل بدل دیتی ہے، یہاں تک کہ اس کو اپنے غصے پر اس حد تک قابو حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کو وہ وہیں استعمال کرتا ہے جہاں وہ اس کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔“ (تزکیہ نفس، مولانا امین احسن اصلاحی ۲۹۳)